www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:32 ☆ تاریخ:6 اگست 2018 تا 12 اگست 2018ء بمطابق 22 ذوالقعدۃ تا 28 ذوالقعدۃ 1439ھ ☆ صفحات:16

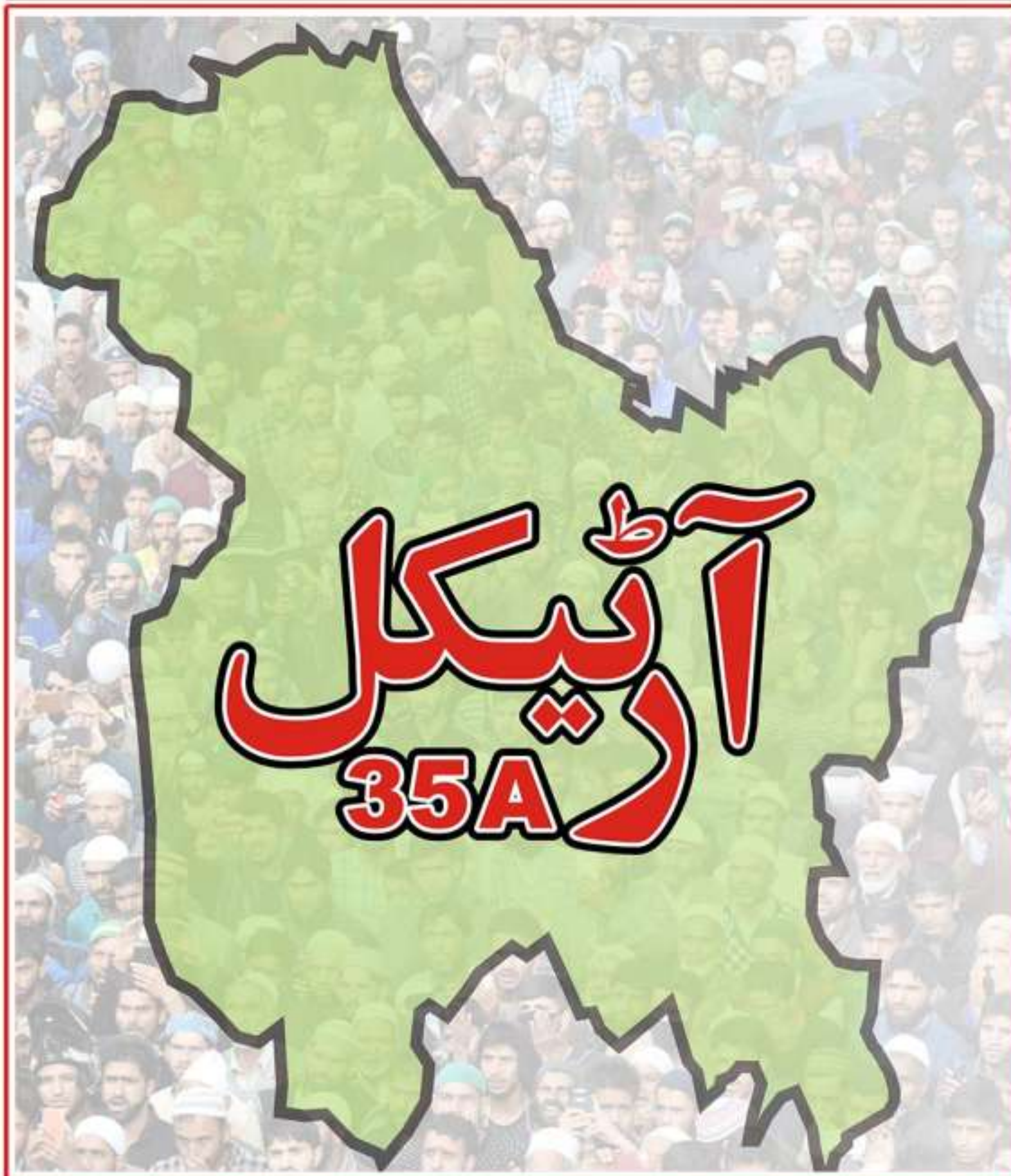

دفعہ 35اے معاملہ، وادی کشمیر اور خطہ چناب میں فقید المثال ہڑتال سے زندگی کا پہیہ جام

سرینگر/ دفعہ 35 اے کے معاملے پر مشترکہ مزاحمتی قیادت کی طرف سے دی گئی دو دنوں کی ریاست گیر ہڑتال کے نتیجے میں شہر سرینگر میں سخت سیکورٹی انتظامات کے بیچ پوری وادی اور جموں کے خطہ چناب و پیر پنچال کے بعض حصوں میں مکمل اور ہمہ گیر ہڑتال سے معمول کی زندگی متاثر رہی۔ اس دوران ممکنہ احتجاج کے پیش نظر بیشتر مزاحمتی لیڈران کو گرفتار یا خانہ نظر بند کر دیا گیا تاہم اس کے باوجود بھی سرینگر سمیت وادی کے شمال و جنوب میں ریلیاں نکالی گئی اور سیکورٹی وجوہات کی بنا پر وادی ریل سروس بھی احتیاطی طور معطل رکھی گئی۔ یو این آئی کے مطابق مشترکہ مزاحمتی قیادت کی طرف سے دو دنوں کی ریاست گیر ہڑتال کال کے پہلے روز اتوار اور دوسرے روز سرینگر کے حساس علاقوں میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کے بیچ وادی کشمیر میں مکمل اور ہمہ گیر ہڑتال کے نتیجے میں معمول کی زندگی متاثر رہی۔ شہر خاص کے بیشتر علاقوں میں گذشتہ شب ہی پولیس گاڑیوں کے ذریعے گشت کا انتظام کیا گیا تھا اور حساس علاقوں میں پولیس اور سی آر پی ایف کے سینکڑوں اہلکاروں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی تھی۔ اہلکاروں کو اہم سڑکوں، چوراہوں اور شاہراہوں پر تعینات کیا گیا تھا۔ مائسمہ، گاؤ کدل، ریڈ کراس روڈ، ہنچی روڈ، بڈشاہ چوک اور ملحقہ سڑکوں پر بھی پولیس اور فورسز کی بھاری تعداد تعینات رہی اور کئی سڑکوں کو دن بھر لوگوں کی آمد ورفت کیلئے بند رکھا گیا۔ تاہم شہر کے سول لائنز علاقوں میں اگرچہ اہلکاروں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی تھی مگر لوگوں کی نقل وحمل پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ شہر کے کم وبیش تمام علاقوں میں تیر بہدف اسلحہ اور آلات سے لیس سیکورٹی فورسز اور پولیس کو ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار حالت میں دیکھا گیا۔ اس دوران ہڑتال کال پر شہر اور اس کے گرد ونواح میں کاروباری سرگرمیاں معطل رہیں، دکانیں، تجارتی مراکز اور دفاتر وغیرہ بند رہے جبکہ گاڑیوں کی آمد ورفت بھی بری طرح سے متاثر رہی۔ اطلاعات کے مطابق مجموعی طور پر ہمہ گیر ہڑتال کی وجہ سے تمام کاروباری سرگرمیاں معطل ہو کر رہ گئیں اور سڑکیں بھی دن بھر سنسان نظر آئیں جس کی وجہ سے معمول کی زندگی درہم برہم رہی۔ ادھر ممکنہ احتجاج کے پیش نظر حریت کانفرنس کے دونوں دھڑوں اور دیگر کئی مزاحمتی تنظیموں کے لیڈران کو ان کے گھروں میں نظر بند رکھا گیا جبکہ کچھ ایک کو باضابطہ طور گرفتار بھی کیا گیا۔ ادھر بیرونی ضلعوں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق خطہ چناب و پیر پنچال کے مختلف حصوں بشمول کشتواڑ، ڈوڈہ اور بانہال میں علیحدگی پسند قیادت کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی جس کے دوران وہاں دکانیں اور تجارتی مراکز بند رہے جبکہ سڑکوں پر گاڑیوں کی آمد ورفت جزوی طور پر معطل رہی۔ سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں میں بھی معمول کی سرگرمیاں جزوی طور پر متاثر رہیں۔ ادھر اسی ہڑتالی کال کے پیش نظر بارہمولہ اور بانہال کے درمیان چلنے والی ریل سروس اتوار کو معطل رکھی گئی۔ ریلوے کے ایک افسر نے بتایا کہ یہ اقدام سیکورٹی وجوہات کی بنا پر احتیاط کے طور اٹھایا گیا کیونکہ ماضی میں اس طرح کے حالات میں ریلوے املاک کو نقصان پہنچائے جانے کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ادھر شہر سرینگر سمیت وادی کے شمال وجنوب میں تجارتی انجمنوں اور دیگر تنظیموں نے دفعہ 35 اے کو تحفظ دینے کے حوالے سے احتجاجی ریلیاں نکالی جس دوران انہوں نے اس قانون کو دفاع کا عہد دہرایا۔ احتجاجی جلوسوں میں مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جبکہ وہ اس قانون کو ضرب لگانے کی تیاریوں کے خلاف نعرہ بازی بھی کر رہے تھے۔ احتجاجی مظاہرین نے بعد میں گھنٹہ گھر کے نزدیک دھرنا بھی دیا۔ ادھر چلوس، قاضی گنڈ، مٹن، ناگ، اسلام آباد، کپواڑہ اور بارہمولہ سے بھی موصولہ اطلاعات کے مطابق لوگوں نے احتجاجی ریلیاں نکالی جس دوران انہوں نے واضح کیا کہ ایسی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کیلئے وہ صف آرا ہوں گے جس میں ریاست کی خصوصی پوزیشن کو متاثر ہونے کا خطرہ لاحق ہو۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے ذی شعور لوگوں کے ساتھ وہ اس قانون پر کسی قسم کا آنچ نہیں آنے دیں گے۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ اگر آرٹیکل 35A کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کی گئی تو مقامی طور پر ایک بڑی ایجی ٹیشن شروع کی جائے گی جس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت اور ریاستی سرکار کو اس سلسلے میں سوچ سمجھ کر کوئی بھی قدم اٹھانا چاہیے۔

ماضی میں مسئلہ کشمیر کے حل کیلیے قابل قدر کوششیں نہیں کی گئیں: عمران خان

عمران خان کی ایران کے تاریخی مقامات کی زیارت کی خواہش

اسلام آباد: چیئرمین تحریک انصاف عمران خان کا کہنا ہے کہ ماضی میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے قابل قدر کوششیں نہیں کی گئیں۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ملیحہ لودھی نے چیئرمین تحریک انصاف عمران خان سے بنی گالا میں ملاقات کی اور انہیں عام انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ ملیحہ لودھی نے عمران خان کو مسئلہ کشمیر کے حل سے متعلق پاکستان کی کوششوں کے بارے میں آگاہ کیا اور عالمی امور پر پاکستان کے کردار سے متعلق بتایا۔ اس موقع پر عمران خان کا کہنا تھا کہ ماضی میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے قابل قدر کوششیں نہیں کی گئیں، ہم اقوام متحدہ کی قراردادوں کے ذریعے اس دیرینہ مسئلے کا حل چاہتے ہیں۔ اس دوران تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے دورہ ایران میں تاریخی مقامات کی زیارت کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ بنی گالا میں ایرانی سفیر مہدی ہنر دوست سے ملاقات میں عمران خان نے کہا کہ ملک کی سالمیت کے تحفظ کے لیے ایران کا کردار قابل تحسین ہے۔ اس موقع پر ایرانی سفیر نے انتخابات میں کامیابی پر ایرانی صدر کی جانب سے مبارکباد کا پیغام عمران خان کو دیا، ملاقات میں شاہ محمود قریشی، شیریں مزاری اور نعیم الحق بھی موجود تھے۔ ایرانی صدر کے پیغام اور مبارکباد پر عمران خان نے ایرانی سفیر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاکستان ایران سمیت تمام ہمسائیوں کے ساتھ تجارت کا خواہاں ہے، پاکستانی معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہمارا اہم ترین ہدف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایران اور سعودی عرب کے مابین تعمیری اور مثبت کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ ایرانی سفیر کا کہنا تھا کہ پاکستان کے ساتھ تعاون اور اشتراک کی تمام راہیں کھلی ہیں، ایران علاقائی تعاون اور ترقی کے ایجنڈے میں اشتراک کے لیے بھرپور تیار ہے۔ ہم پاکستان کے ساتھ تجارت بڑھانے کا بھی خواہاں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران پاکستان گیس پائپ لائن منصوبہ ہے پاکستان کا مستقبل بدل سکتا ہے، گیس پائپ لائن منصوبے پر پاکستان کے ساتھ تعمیری بات چیت کے لیے تیار ہیں جبکہ خطے کی صورتحال نہایت حساس ہے اور ہم خطے میں امن کے لئے پاکستان کی تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔

کشمیر کو دوسرا فلسطین نہیں بننے دینگے: مفتی ناصر الاسلام

سرینگر/ مفتی ناصر الاسلام نے کہا کہ نئی دلی کو کشمیر کو ایک اور فلسطین بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شرعی بورڈ کے چیرمین مفتی بشیر الدین کے فرزند مفتی ناصر الاسلام نے سوشل میڈیا کے ذریعے کشمیری عوام سے مودبانہ اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ 3 اگست کو بعد از نماز جمعہ آرٹیکل 35 اے کے حق میں احتجاج کریں۔ انہوں نے بھارت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کو ایک اور فلسطین بننے نہیں دیا جائے گا۔ مفتی ناصر نے کہا کہ دفعہ 370 کی شق آرٹیکل 35A کی رو سے کوئی بھی بھارتی شہری کشمیر میں کوئی جائیداد نہیں خرید سکتا تاہم اگر اس کو شق کو ختم کیا گیا تو ہماری سرزمین سے ہمیں بے دخل کیا جائے گا جس کی اجازت ہم ہرگز نہیں دیں گے۔

نئی دلی نے جان بوجھ کر 35-A کو عدالت میں گھسیٹا ہے تاکہ اصل مسئلہ سے توجہ ہٹائی جاسکے/ انجینئر رشید

سرینگر/ اے آئی پی سربراہ انجینئر رشید نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ کشمیریوں کی منزل 35 - A اور 370 کا دفاع کرنا نہیں بلکہ ان کی طرف سے دی گئی بیش بہا قربانیوں، احساسات اور جذبات کے مطابق رائے شماری کے ذریعے جموں کشمیر کے تنازعہ کا حل نکالنا ہے۔ موصولہ بیان کے مطابق سوپور میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے انجینئر رشید نے کہا ”مین اسٹریم اور علیحدگی پسند دونوں نظریات کے حامل جماعتوں کو سمجھنا ہوگا کہ نئی دلی نے جان بوجھ کر 35-A کو عدالت میں گھسیٹا ہے تاکہ اصل مسئلہ سے توجہ ہٹائی جاسکے۔ اگرچہ کشمیریوں کی منزل کشمیر مسئلہ کا منصفانہ حل ہے لیکن موجودہ حالات میں دفعہ 35-A کا تحفظ کشمیریوں کی مجبوری بن گیا ہے۔ تاہم 35-A کے تحفظ کیلئے لڑائی لڑتے وقت کشمیریوں کو سمجھنا ہوگا کہ ہندوستانی آئین کے اندر کشمیر مسئلہ کے حل کی بات کرنے والے نہ صرف نئی دلی کی جارحانہ منصوبہ بندیوں کیلئے براہ راست ذمہ دار ہیں بلکہ 35-A اور 370 کا تحفظ ان ہی جماعتوں کا فرض بنتا ہے“۔ انجینئر رشید نے کہا کہ اگرچہ مین اسٹریم سیاست بیشتر برائیوں کی جڑ ہے اور کشمیریوں کی ناکامیوں کیلئے براہ راست ذمہ دار ہے لیکن موجودہ حالات میں مین اسٹریم کی اہمیت کو نظر انداز کرنا دانشمندی نہیں۔ انہوں نے کہا ”حریت کو چاہئے کہ وہ مین اسٹریم جماعتوں پر دباؤ بڑھائے کہ وہ کسی بھی قیمت پر 35-A کا تحفظ کرے اور اگر حریت خود میدان میں آئے بغیر درپردہ کوششوں کے ذریعے مین اسٹریم جماعتوں، تاجر انجمنوں اور وکلاء برادری کی حمایت کرے اور خود یہ تاثر دے کہ اس کی منزل 35-A نہیں رائے شماری ہے تو نہ صرف نئی دلی کو لوہے کے چنے چبوایا جاسکتا ہے بلکہ حریت کا اصل مقصد جو کہ لوگوں کی بھی آواز ہے ہرگز متاثر نہیں ہوگا“۔ انجینئر رشید نے یاد دلایا کہ اگر ہر کوئی لوگوں کے مفادات کی بات کرتا ہے تو پھر تمام نظریات کی حامل جماعتیں اپنی اپنی محدود سوچ کو سہ طلاق کہہ کر قومی مفاد کی خاطر باہم تعاون کے راستے تلاش کیوں نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے نئی دلی کو خبردار کیا کہ وہ 35-A کا شوشہ کھڑا کر کے یہ سمجھنے کی حماقت نہ کرے کہ کشمیری اصل مسئلہ کو بھول چکے ہیں۔ انجینئر رشید نے حریت سے اپیل کی کہ وہ اجتماعی سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے نئی دلی کے کسی ایسے جھانسے میں نہ آئے جس کی وجہ سے آنے والے دنوں میں نہ صرف خود مزاحمتی قیادت مخمصے میں پھنس جائیں گے بلکہ نئی دلی کیلئے کشمیریوں سے نپٹنا مزید آسان ہوگا۔

آرٹیکل 35A کے خلاف ہو رہی تمام سازشوں کا ناکام بنائیں گے: پیروان ولایت

سرینگر/ پیروان ولایت جموں وکشمیر نے آرٹیکل 35A کے خلاف ہو رہی سازشوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم کے ترجمان نے جاری ایک بیان میں کہا کہ کشمیری قوم متحد ہو کر اس کا دفاع کرے گا اور متحد ہو کر ریاست کو حاصل خصوصی قوانین کی منسوخی کیلئے ہو رہی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شدت پسند ہندو دہشتگرد تنظیموں نے بھارت کا بیڑا غرق کرنے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا بھارتی سرکار نے آر ایس ایس جیسی تنظیموں کو کھلا چھوڑ دیا ہے جو جمہوری اور انسانی اقدار کو کھلے عام پائمال کر رہے ہے۔ ترجمان نے افغانستان میں ہوئے دہشتگردانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ معصوم افراد کا خون بہانا کوئی بھی مذہب اجازت نہیں دیتا بلکہ اسرائیل اور امریکہ کے اشاروں پر اس طرح کی مذموم کاروائیاں انجام دی جا رہی ہے۔ انہوں نے جاں بحق ہوئے افراد کو خراج پیش کرتے ہوئے ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

وادی کے شمال و جنوب میں اسپتالوں اور پبلک مقامات پر کھلے عام سگریٹ نوشی

سرینگر/وادی کشمیر میں سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کا رجحان دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے جس کے باعث لوگوں میں تشویش کی لہر پائی جاتی ہے۔ کرنٹ نیوز آف انڈیا کے مطابق عوامی جگہوں پر سگریٹ اور تمباکو نوشی پر عائد پابندی کو یقینی بنانے کے سلسلے میں اگرچہ حکومت کی طرف سے معمولی نوعیت کے اقدامات کئے گئے ہیں اور اسپتالوں و عوامی جگہوں پر سگریٹ نوشی کی پاداش میں چند لاکھ روپے جرمانہ بھی وصول کیا گیا ہے لیکن حکومت کی طرف سے کئے گئے یہ اقدامات محض نمائشی نوعیت کے ہیں اور ان کی بدولت سگریٹ نوشی کی وبا کو ختم کرنے میں کوئی مدد نہیں مل سکتی ہے۔ سگریٹ نوشی کے خلاف مہم اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جب سماج کے ہر طبقے کو یہ احساس ہو جائے گا کہ اس بدعت کو معاشرے سے ختم کرنا ہے اور ہر فرد بشر کو اس سلسلے میں اپنا کلیدی رول نبھانا ہے۔ سی این آئی کے ساتھ بات کرتے ہوئے متعدد شہریوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سگریٹ نوشی کے مضر اثرات سے نونہال پود کے ساتھ ساتھ بڑے بزرگوں کو یہ بات۔۔۔ کرنا ہوگی کہ سگریٹ نوشی کس قدر انسانی صحت کیلئے ضرر رساں ہیں۔ فی الوقت وادی میں متعدد این جی اوز سگریٹ نوشی کے خلاف محاذ کھولے بیٹھی ہے جو جموں وکشمیر کے لوگوں کو صحت کے حقیقی معنی سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اب دور دراز جنگلی اور پہاڑی علاقوں میں مہم چلانے کیلئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اگرچہ اس سلسلے میں جموں وکشمیر والنٹری ہیلتھ ایسوسی ایشن سرینگر جہاں ایک طرف جموں وکشمیر کے لوگوں کو سگریٹ اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے متعلق جانکاری فراہم کر رہا ہے۔ اسکولوں، کالجوں، شہر گاؤں جا کر سگریٹ تمباکو نوشی دیگر سماجی برائیوں سے بچنے کیلئے جانکاری فراہم کر رہا ہے وہیں اب اس ادارے نے وادی کے دور دراز علاقوں پہاڑی اور جنگلی گوجری علاقوں میں بڑے پیمانے پر مہم چلانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس سلسلے میں آئی اے ایس آفیسر ریٹائرڈ ولی محمد میر نے نمائندے کے ساتھ گفتگو میں کہا کہ ایسوسی ایشن نے دور دراز علاقوں میں بڑے پیمانے پر مہم چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں سگریٹ تمباکو نوشی کا مکمل خاتمہ ہو نئی نسل کو سگریٹ تمباکو اور منشیات سے جانکاری دلانے کے سلسلے میں دور دراز علاقوں میں مہم چلانے کی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی کے اسپتالوں، اسکولوں، عوامی جگہوں پر سگریٹ اور تمباکو نوشی پر عائد پابندی یقینی بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میرا خواب ہے کہ میں جموں وکشمیر کو سگریٹ نوشی سے پاک دیکھوں۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیم یافتہ نوجوان الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سماج کو اس بدعات سے نجات دلانے کیلئے کلیدی رول ادا کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں آنکھوں کے پہلے بینک کا افتتاح

پاکستان کے پہلے آئی بینک کا افتتاح کر دیا گیا۔ راولپنڈی میں افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے الشفا ٹرسٹ کے صدر جنرل ریٹائرڈ حامد جاوید نے کہا کہ الشفا ٹرسٹ آئی اسپتال میں غیر ملکی این جی او کے تعاون سے عالمی معیار کا آئی بینک تعمیر کیا گیا ہے۔ مانیٹرنگ کے مطابق جنرل ریٹائرڈ حامد جاوید کا کہنا تھا کہ اس آئی بینک کی تعمیر سے قرنیہ کے عطیات حاصل کرنے میں آسانی ہوگی اور آنکھوں کے عطیات بین الاقوامی معیار کے مطابق محفوظ بنائے جا سکیں گے، الشفا آئی ہسپتال میں ہر ماہ 80 سے زائد قرنیہ ٹرانسپلانٹ کیے جاتے ہیں، آئی بینک کی سہولت سے ٹرانسپلانٹ کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

نوجوانوں کے نام

چلو جی اپنی خانہ آبادی کرو
بڑی سادگی سے ہاں شادی کرو
بیٹیوں کی ڈھلتی عمر دیکھ لو
رسموں سے ٹوٹی کمر دیکھ لو
دلوں کو ڈستے جہیزوں کے ناگ
رسمیں لگاتی ہیں سینوں میں آگ
چراغاں، مٹھائی۔ یہ رسمیں فضول
نہ کوئی بھلائی نہ کوئی حصول
پیسہ جلاتا ہے یہ وازہ وان
آخر رُلاتا ہے یہ وازہ وان
شادی اصل میں ہے آساں بہت
لیکن نہ ہو اتنے مہماں بہت

یہ رسمیں جوانوں بڑی شر انگیز
نہ دینا جہیز نہ لینا جہیز
ترستے مہندی کو یا کتنے ہاتھ
اکیلی پڑی ہیں تم دینا ساتھ
چلو اٹھ کے لاؤ نیا انقلاب
کچلے نہ ارمان، ٹوٹے نہ خواب
فلک جی کی انمول باتیں سنو
چلو اٹھ کے آسان جیون چنو

کلام: فلک ریاض، حسینی
کالونی، چھترگام۔
فون 9596414645

ولایت ٹائمز

6 اگست 2018ء تا 12 اگست 2018ء

اردو زبان ہماری ثقافت اور ہماری پہچان!

اردو ہماری سرکاری زبان ہی نہیں بلکہ ہمارے شاندار اور مایہ ناز تہذیب وثقافت کا جز ولاینفک بھی ہے۔ یہ شیریں زبان یہاں نہ صرف سب سے زیادہ مشہور زبان ہے بلکہ سب سے زیادہ پڑھی، لکھی، سمجھی اور بولی جانے والی زبان ہے۔ کشمیر کا ان پڑھ اگر اردو نہ پڑھ سکتا ہو لیکن یہ زبان بولتا اور سمجھتا ضرور ہے۔ شاید یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں ہوگی کہ کشمیری جو ہماری مادری زبان ہے، سے زیادہ یہاں اردو زبان پسند کی جاتی ہے اور بولی اور پڑھی بھی جاتی ہے۔ تاہم وادی کے طول وعرض میں اردو کے فروغ اور تحفظ کیلئے کئی ادارے سرگرم عمل ہیں جن میں سے ریڈیو کشمیر اور دور درشن کا کام خاص طور پر قابل ستائش ہے۔ ان اداروں نے اردو کے بقا و دوام کیلئے نہ صرف کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں بلکہ لگاتار دے رہے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر یہاں ناخواندہ بھی اردو سے محبت کرتے ہیں اور اس زبان کو بولتے اور سمجھتے ہیں تو اس کا سہرا ریڈیو اور دور درشن کے سر ہی جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں بین الاقوامی سطح پر اردو زبان و ادب کے بقا اور فروغ کیلئے بے شمار ادارے اور انجمنیں کوشاں ہیں وہیں وادی میں بھی اردو زبان وادب کی خدمت کیلئے کئی ادبی تنظیمیں مصروف عمل ہیں بلکہ آئے روز نئی نئی ادبی انجمنیں معرض وجود میں آ رہی ہیں اور اردو کے بقا کیلئے رخت سفر باندھ لیتی ہیں۔

لیکن یہ ایک مسلمہ الثبوت حقیقت ہے کہ جب سے وادی میں انگلیش میڈیم اسکولوں میں بچوں کے داخلے کا رجحان بڑھ گیا ہے اور سرکاری اسکولوں میں بھی ذریعہ تعلیم اردو کے بجائے انگریزی رائج کیا گیا ہے تب سے نئی نسل میں اردو زبان کی حالات بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ یہ نسل ٹوٹی پھوٹی اردو ضرور بولتے رہتے ہیں اور عام طور پر خواہ کلاس روموں میں ہوں یا گاڑیوں میں، سڑکوں پر ہوں یا پارکوں میں ہر جگہ بات چیت اردو میں کرنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں مگر ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جو اردو لکھ یا پڑھ سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو اردو کا ایک لفظ بھی پڑھنے سے قاصر ہیں جو محبان اردو اور خادمان اردو کیلئے باعث تشویش بھی اور لمحہ فکریہ بھی ہے۔ اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی ہے کہ اس نئی پود کو اردو زبان وادب کی طرف راغب کرنے کیلئے موثر اقدام کئے جائیں کیونکہ اس زبان کے بقا کا انحصار اسی نئی پود پر ہے۔ اگر یہ نسل اردو سے اسی طرح بیگانہ رہی تو اردو زبان وادب کی بقا کیلئے سرگرم عمل جملہ انجمنوں کی کاوشیں رائیگاں ہوں گی۔

عہد تمیمی

فلسطینی نسل نو کا عظیم شاہکار

تحریر: صابر ابو مریم
سیکرٹری جنرل فلسطین فاؤنڈیشن پاکستان

عہد تمیمی کا نام گذشتہ کئی ماہ سے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پر گردش کرتا رہا۔ آخر یہ عہد تمیمی کون تھی؟ عہد تمیمی کا تعلق مقبوضہ فلسطین سے ہے کہ جہاں اس نے آنکھیں کھولیں تو ہر طرف اس کو صیہونی درندگی کا سامنا کرنا پڑا، ایک ایسی سرزمین کہ جہاں روزانہ کی بنیاد پر انسانی حقوق کو بدترین پامالیوں سے روندا جاتا ہے، مقبوضہ فلسطین ایک ایسی سرزمین کہ جہاں پر بچوں کو بھی جیل خانوں میں قید کیا جاتا ہے اور کئی کئی ماہ تک ان بچوں کو ان کے گھر والوں سے ملاقات کرنے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی۔ عہد تمیمی ایک ایسے معاشرے میں جنم لے کر آئی کہ جہاں فلسطین کے مظلوم عوام کے گھروں کو بڑے بڑے بلڈوزروں کی مدد سے کسی بھی وقت مسمار کیا جاتا ہے، حتیٰ ایسے واقعات بھی موجود ہیں کہ رات کو جب فلسطینی گھروں میں نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں تو ان کے گھروں کو صیہونی درندوں کے بلڈوزر مسمار کرنے پہنچ جاتے ہیں اور ان واقعات میں متعدد معصوم بچے اور معذور بزرگوں کی موت ملبے تلے دب کر واقع ہوئی ہے۔

عہد تمیمی ایک سولہ سال کی فلسطینی نوجوان لڑکی ہے، جس نے سرزمین فلسطین پر اپنی پیدائش سے لے کر اپنی زندگی کے سولہ سالوں کو غاصب صیہونیوں کی جانب سے روا رکھے گئے بدترین مظالم اور وحشت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ اور اسے محسوس کیا ہے۔ عہد تمیمی فلسطین کے باقی ان تمام بچوں جیسی نہیں رہی، عہد تمیمی نے بچپن سے ہی مزاحمت کاری کے راستے کو اپنایا اور یہ راستہ اس کو وراثت میں اس کے والدین کی جانب سے ملا۔ آج بھی اگر انٹرنیٹ کی دنیا پر عہد تمیمی کی والدہ ناریمان تمیمی اور والد باسم تمیمی کا نام لکھ کر سرچ کیا جائے تو ایسے درجنوں واقعات سامنے آئیں گے، جس میں اس خاندان کی جانب سے نہ صرف صیہونیوں کے مقابلے میں اپنے گھر کا دفاع کیا ہے بلکہ علاقے میں بسنے والے دیگر فلسطینیوں کو بھی حوصلہ دیتے اور غاصب صیہونی دشمن کے مقابلے میں مزاحمت کا راستہ اختیار کرنے میں اسی خاندان اور بالخصوص عہد تمیمی کی والدہ اور والد کا بڑا کردار رہا ہے۔

واضح رہے کہ عہد تمیمی کی والدہ اور والد کو غاصب صیہونی ریاست اسرائیل پہلے بھی قید و بند کی سزائیں دے چکی ہے۔

گذشتہ دنوں 29 جولائی اتوار کو عہد تمیمی اور اس کی والدہ ناریمان تمیمی کو اسرائیلی جیل سے آٹھ ماہ کے بعد رہا کیا گیا ہے، عہد تمیمی کا جرم کیا تھا؟ عہد تمیمی نے بہادری اور شجاعت کی ایک ایسی مثال قائم کی تھی، جسے رہتی دنیا تک ہمیشہ تاریخ فلسطین اور آزادی فلسطین کی جدوجہد میں سنہرے الفاظ میں یاد رکھا جائے گا۔ عہد تمیمی نے فلسطینی عوام کے ساتھ جبر و ستم کے ساتھ پیش آنے والے ایک غاصب صیہونی فوجی کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا اور اس جرم میں عہد تمیمی کو گرفتار کیا گیا اور پھر مختلف اوقات میں سنگین سزائیں اور نفسیاتی تارچر کیا جاتا رہا، تاہم 29 جولائی 2018ء کو غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کی قید سے وہ اپنی والدہ کے ہمراہ آزادی پا کر ایک مرتبہ پھر فلسطینی عوام سمیت دنیا بھر کے حریت پسندوں اور متوالوں کے لئے رول ماڈل بن گئی ہیں۔

ایک سولہ سالہ فلسطینی نوجوان بہادر لڑکی کا غاصب صیہونی فوجی کو تھپڑ رسید کرنا یقیناً ایک قابل جرات اور شجاعت مندانہ عمل ہے، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ فلسطین کی نئی نسل بھی پرانی نسلوں کی طرح جعلی ریاست اسرائیل کے خلاف مزاحمت اور جدوجہد کو ترجیح دے رہی ہے اور یہ نسل نو کسی بھی طرح سے غاصب اسرائیل یا اس کے مددگار امریکہ و مغربی ممالک کی طرف سے کی جانے والی صیہونیوں کی سنگین مدد سے مرعوب نہیں بلکہ یہ نسل اپنے حقوق کے دفاع کی خاطر نہتے ہی برسرپیکار رہنے کو عزت و شرف کا راستہ سمجھ کر فلسطین و القدس کے دفاع کے لئے سڑکوں پر نکلی ہوئی ہے۔

یہ عہد تمیمی اور ان جیسی سینکڑوں فلسطینی نوجوان بچیاں اور بچے گذشتہ کئی ہفتوں سے غزہ اور مغربی کنارے کے ناجائز قائم کردہ بارڈر پر حق واپسی مارچ کا حصہ ہیں اور اس پاداش میں صیہونی غاصب افواج کی جانب سے مسلسل فلسطینی عوام پر ظلم و ستم کا سلسلہ بھی جاری ہے، جو تاحال اس نسل نو کا حوصلہ پست کرنے میں بری طرح سے ناکام ہے، بلکہ فلسطین کی نسل نو کے حوصلے مزید بلند سے بلند ہو رہے ہیں اور وہ مزاحمت کاری کے عمل کو ہی اپنی بقاء اور فلسطین کی آزادی کا راستہ قرار دے رہے ہیں، یہی کچھ دراصل فلسطین کی اس بہادر بیٹی عہد تمیمی نے بھی انجام دیا۔

فلسطین کی نئی نسل میں غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کے مظالم اور دہشت گردانہ کارروائیوں کے خلاف جنم لینے والا جذبہ حریت اور مزاحمت دراصل اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسرائیل مسلسل زوال کی طرف ہے۔ جہاں ایک طرف صیہونی جعلی ریاست اسرائیل اپنے دفاع کی خاطر اب مختلف دیواریں بنا کر سہارا لے رہی ہے، وہاں غزہ اور مغربی کنارے کے راستے کو جدا کر کے ناجائز سرحد کی تعمیر کے ذریعے غاصب صیہونی ریاست اسرائیل نے اپنے لئے شکست کا ایک اور باب کھول لیا ہے اور خود کو مزید محدود کر لیا ہے۔ یہی اسرائیل سنہ 48ء سے پہلے اور بعد میں عظیم تر اسرائیل کی بات کرتا تھا آج عہد تمیمی جیسی بہادر نوجوان نسل کے سامنے تسلیم خم ہو رہا ہے اور خود کو محدود سے محدود کرنے میں مصروف ہے۔

یہ غاصب صیہونی ریاست اسرائیل، جو چھ مسلمان ممالک کے ساتھ ہونے والی جنگ میں چند گھنٹوں میں نتائج حاصل کر لیتا تھا اور فتح حاصل کرتا تھا، آج ایک سولہ سالہ نوجوان لڑکی کے ہاتھوں اس غاصب ریاست کے درندہ صفت فوجی تھپڑ کھا رہے ہیں اور اس پر شکست تو یہ ہے کہ آٹھ ماہ قید رکھنے کے بعد بالآخر فتح کس کی ہوئی ہے؟ اسرائیل پھر بھی شکست سے دوچار ہوا ہے، جعلی ریاست اسرائیل کو بالآخر گھٹنے ٹیکنے پڑے ہیں اور فلسطینی نوجوانوں کی جدوجہد رنگ لائی ہے اور عہد تمیمی کو اس کی والدہ کے ہمراہ آزاد کرنا پڑا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف امریکہ اور دنیا کی بڑی مغربی طاقتیں غاصب اور جعلی ریاست اسرائیل کو اربوں ڈالر کا اسلحہ امداد کے نام پر دے کر اسے مزید طاقتور دیکھنا چاہتے ہیں، جبکہ دوسری طرف اب اس جعلی ریاست اسرائیل کی حالت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ ایک سولہ سال کی نوجوان لڑکی اسرائیلی غاصب فوجیوں سے نہتے ہی نبرد آزما ہے اور اپنے آہنی ہاتھوں کے تھپڑ ان صیہونی درندوں کو رسید کر رہی ہے۔

یقیناً اسرائیل تاریخ میں اس سے زیادہ زوال کا شکار نہیں ہوا تھا کہ ایک پوری نسل جو کہ فلسطین میں مقبوضہ حالات میں جنم لے کر نوجوانی کی منزل گزار رہی ہے، آج غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کے لئے درد سر بن چکی ہے اور اسرائیل کو کسی بھی محاذ پر چین و سکون میسر نہیں آ رہا۔ عرب دنیا اور خود اسرائیلی تجزیہ نگاروں کی رائے میں بھی فلسطین کی اس بہادر اور شجاع نوجوان لڑکی عہد تمیمی کی رہائی فلسطینی مزاحمت کے حامیوں اور فلسطین کی نئی نسل کی ناقابل تسخیر کامیابی ہے، جس پر اسرائیل کے حصے میں فقط ذلت و رسوائی کے کچھ اور نہیں رہا۔ دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی عہد تمیمی کی رہائی پر پوری پاکستانی عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور فلسطین کاز کے لئے سرگرم عمل تنظیم فلسطین فاؤنڈیشن پاکستان نے عہد تمیمی کی صیہونی قید سے رہائی کو فلسطینی عوام کی عظیم کامیابی سے تعبیر کرتے ہوئے فلسطین کے عوام کو مبارکباد پیش کی ہے۔

پاکستان کے حالیہ انتخابات
انتہا پسندی کے منہ پر زور دار طمانچہ

پاکستان کے حالیہ انتخابات کو مذہبی انتہا پسندی کے منہ پر پاکستانی عوام کے زور دار طمانچہ سے اس لئے تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ ابھی تک اس طمانچہ کے نشان ہارنے والوں کے رخساروں پر ہیں اور وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے تحت مسلسل اپنی فضیحت مٹانے کے لئے ایسے بیانات دے رہے ہیں جن سے انکی کوتاہ فکری و تنگ نظری کا احساس ہونے کے ساتھ یہ بات پتہ چل رہی ہے کہ انکے نزدیک جمہوریت کا تصور بس یہ ہے کہ مسلسل وہ منتخب ہوتے رہیں اور بس. اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ان انتہا پسندوں کی پشت پر کچھ ایسی طاقتیں بھی کھڑی ہیں جو بظاہر جمہوریت و ڈیموکریسی کا ساری دنیا میں پرچم لہراتے ہوئے در پردہ آمریت کو مضبوط کرتی نظر آتی ہیں.

تحریر: سید نجیب الحسن زیدی

"میں لشکر جھنگوی کا نام لیکر کہتا ہوں کہ اس دہشت گردی کو آپ اگر اسلام کا نام دے رہے ہیں اور یہ کام آپ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں تو آپ سے زیادہ اسلام سے کوئی دشمنی نہیں کر سکتا اسلام تو ہے ہی انسانیت کا نام، یہ تو آپ کافروں کے ساتھ بھی نہیں کر سکتے جو آپ اپنے ہی مذہب کے ایک دوسرے فرقے کے ساتھ کر رہے ہیں، میں آپکی سخت مذمت کرتا ہوں، میں پاکستانی قوم کی طرف سے آپ کی سخت مذمت کرتا ہوں، اور میں یہ کہتا ہوں یہ جو دہشتگردی آپ کر رہے ہیں تو آپ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں، آپ پاکستان کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور آپ انسان کے بھی دشمن ہیں، انسانیت کے دشمن ہیں۔" یہ وہ الفاظ ہیں جو پاکستان کے متوقع وزیر اعظم و تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے اپنے انتخابی منشور کے ساتھ دہشت گرد تنظیموں کے سلسلہ سے اپنے موقف کو رکھتے ہوئے بیان کئے تھے۔ عوام نے ان الفاظ کو اپنی روح میں اتار لیا اور پھر جو ردعمل عوام کے ذریعہ سامنے آیا کی آنکھوں کے سامنے ہے، نہ صرف لشکر جھنگوی بلکہ مکمل طور پر ان طاقتوں کا صفایا ہو گیا جنہوں نے پاکستان کو فرقہ واریت کی آگ میں جھونک رکھا تھا۔ الیکشن کے نتائج سامنے ہیں اور پاکستان میں عرصے کے بعد فسطائی طاقتوں کو بھاری شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے، مذہبی انتہا پسندی کے نام پر سیاست کرنے والوں کو تاریخ کی بدترین ہار سے دوچار ہونا پڑا ہے اور یہ پاکستان جیسے ملک میں جمہوریت کی بہت بڑی فتح ہے۔

ذرا ان ناموں پر غور کریں، رانا ثناء اللہ، اورنگ زیب فاروقی، محمود اچکزئی، فضل الرحمن، سراج الحق، اسفند یار ولی، احمد لدھیانوی، یہ وہ بڑے نام ہیں جو پاکستان میں ہمیشہ مذہبی انتہا پسندی کے شعلوں کو بھڑکا کر فرقہ وارانہ سیاست کرتے آئے ہیں، ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو براہ راست پاکستان کی دہشتگرد تنظیم لشکر جھنگوی سے وابستہ ہیں اور کچھ وہ ہیں جو در پردہ شدت پسند تنظیموں کی حمایت کرتے رہے ہیں، ان سبھی کو بری طرح شکست ملنا پاکستانی عوام کے بیدار شعور کی دلیل ہے، ممکن ہے ان مذکورہ ناموں میں کوئی فرد کئی جگہوں سے کھڑا ہونے کی بنا پر کسی ایک جگہ سے اپنی سیٹ بچانے میں کامیاب ہو گیا ہو لیکن شدت پسند طرز فکر رکھنے والوں کی غالب اکثریت کو عوام کی جانب سے مسترد کیا جانا اپنے آپ میں ایک خوش آئند مستقبل کی نوید ہے۔ پاکستان میں ہونے والے یہ الیکشن اس لئے بھی قابل ستائش ہیں کہ دہشتگرد طاقتوں نے ایک بار پھر چاہا کہ یہ انتخابات صحیح ڈھنگ سے انجام نہ پا سکیں اور مسلسل ایسی وارداتیں ہوئیں کہ لوگ ووٹ ڈالنے نہ جا سکیں، لیکن انتخابی جلسوں اور تشہیری کیمپوں میں بم دھماکے بھی پاکستانی عوام کو حق رائے دہی سے روکنے میں ناکام رہے۔

پاکستان کے حالیہ انتخابات کو مذہبی انتہا پسندی کے منہ پر پاکستانی عوام کے زور دار طمانچے سے اس لئے تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ ابھی تک اس طمانچے کے نشان ہارنے والوں کے رخساروں پر ہیں اور وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے تحت مسلسل اپنی فضیحت مٹانے کے لئے ایسے بیانات دے رہے ہیں جن سے انکی کوتاہ فکری و تنگ نظری کا احساس ہونے کے ساتھ یہ بات پتہ چل رہی ہے کہ انکے نزدیک جمہوریت کا تصور بس یہ ہے کہ مسلسل وہ منتخب ہوتے رہیں اور بس۔ اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ان انتہا پسندوں کی پشت پر کچھ ایسی طاقتیں بھی کھڑی ہیں جو بظاہر جمہوریت و ڈیموکریسی کا ساری دنیا میں پرچم لہراتے ہوئے در پردہ آمریت کو مضبوط کرتی نظر آتی ہیں۔ پاکستانی الیکشن میں بی بی سی کی رپورٹنگ کا طریقہ کار ہو جس میں بار بار اس الیکشن کو مذہبی بنیادوں پر ہونے والے الیکشن کے طور پر متعارف کرانے کی بات کو یا امریکی و مغربی اخبارات کے تجزیے ہوں ان میں یہی دکھانے کی کوشش کی گئی کہ تحریک انصاف کے مذہبی شدت پسندانہ تصور رکھنے والے عناصر سے گہرے تعلقات ہیں، حتی الیکشن میں ناقابل یقین تعداد میں تحریک انصاف کے امیدواروں کی واضح کامیابی کے بعد بعض بڑی نیوز ایجنسیز نے یہ تک دکھانے کی کوشش کی کہ یہ الیکشن پہلے سے طے شدہ تھا اور درحقیقت عمران خان کو فوج کی حمایت حاصل تھی، نیز غیر محسوس طور پر یہ بات باور کرانے کے لئے پاکستانی کے فوجی جنرل کے ساتھ ایسا کارٹون بھی بنایا گیا جس میں فوجی جنرل تحریک انصاف کا بلا لئے عمران خان کو پچ پر بیٹنگ کراتے نظر آ رہے ہیں۔

کیا یہ قابل غور نہیں کہ اگر تحریک انصاف کا تعلق انتہا پسند تنظیموں سے ہے تو انتہا پسندانہ فکر کے حامل افراد کو تو زیادہ تر فاتح ہونا چاہیے تھا اور تحریک انصاف کو یا تو وہاں اپنا امیدوار نہیں کھڑا کرنا چاہیے تھا جہاں کوئی انتہا پسند کھڑا ہے، یا امیدوار کو کھڑا کرنا ہی تھا تو ووٹ کاٹنے کی پالیسی کے تحت ایسا ہونا چاہیے تھا تا کہ مذہبی انتہا پسندی کے رجحان والے امیدوار کی کامیابی کا راستہ صاف ہو سکے، جبکہ بیشتر مقام پر انتہا پسندانہ سوچ رکھنے والے بڑے بڑے عمائدین مذہب کو سیکولر طرز فکر رکھنے والے تحریک انصاف کے امیدواروں کے سامنے دھول چاٹنا پڑی ہے۔ یہاں پر قابل غور بات یہ ہے کہ تحریک انصاف کے تمام امیدوار سیکولر طرز فکر کے حامل ہوں بلکہ ان میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جنکی شناخت انکے دین و مذہب کی بنیاد پر ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ انکے یہاں دین کی تفسیر وہ نہیں جو تکفیری عناصر کرتے ہیں، انکے یہاں دین کا مفہوم وہ نہیں جو یہ ہارنے والے بڑے بڑے نام پیش کرتے آئے ہیں اور رہ گئی بات الیکشن میں دھاندلی کی تو یہ ہارنے والے کم ظرفوں کی تاریخ پوری دنیا میں رہی ہے کہ بجائے اپنی شکست قبول کرنے اور جمہوریت پر یقین رکھنے وہ انتخابات پر ہی سوال کھڑے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔

پاکستان کے حالیہ انتخابات میں انکو اندازہ ہی نہیں تھا کہ عوام انکی مذہبی بنیادوں پر تقسیم کی سیاست کو یکسر مسترد کرتے ہوئے ملک کی ترقی و سلامتی کی خاطر اسے ووٹ دیں گے جسے وہ خود بہتر سمجھیں گے، اسکی مثال جھنگ میں لشکر جھنگوی جیسی دہشت گرد تنظیم کی ناکامی ہے جس کے لئے واضح طور پر عمران خان نے انکا نام لیکر کہا تھا کہ انکا دین و مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے انکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور انہوں نے ساری دنیا میں لائیو دکھائے جانے والے اپنے ایک پروگرام میں ببانگ دہل مذکورہ الفاظ کہہ کر اپنی پارٹی کی پالیسی کو واضح کر دیا اور عوام نے بھی ان کے واضح اور بیباک موقف پر انہیں خوب سراہا اور مذہبی منافرت کی سیاست کو یکسر مسترد کرتے ہوئے انہیں چن کر ایوان وزیر اعظم کی راہ انکے لئے ہموار کر دی۔ عوام نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ وہ ہر صورت میں دہشتگردی کا خاتمہ چاہتے ہیں، امید ہے کہ پاکستانی عوام کے مذہبی انتہا پسندی کے رخ پر اس زوردار طمانچے کی آواز وطن عزیز ہندوستان میں بھی سنائی دی گئی ہوگی اور کیونکر نہ سنائی دی گئی ہوگی جبکہ دنیا میں سنی گئی تو ہندوستان تو پڑوسی ملک ہے دونوں کی اصل ایک ہے، سرچشمہ ایک ہے، دونوں مشرقی تہذیب کے عکاس ہیں سو یقیناً جلد ہی ہندوستان میں بھی پاکستان جیسی تبدیلی آئے گی اور ہندوستانی عوام بھی ان طاقتوں کو سبق سکھائیں گے جو مذہب کو بنیاد بنا کر سیاست کرتی ہیں، جنکی بنیاد پر انسانیت شرمسار ہوتی ہے۔

Mushrooming of Brick Kilns in Beerwah–Budgam, Serious threat to agricultural land and health.

Syed Karar Hashmi

Budgam:The large emission of the black smog from the burners of brick kilns established in agricultural land of Beerwah -Budgam roadsides are continuously increasing health and environmental risks in the area. This Villages falling in the said area including Mirgund, Wahpora,Sonpah, Hayatpora, Goundipora, Dansyra, Narwari, Utligam, Sarath Batpora, Chandpora, NasrullahPora and so on.

The district administration and government machinery have not taken a single legal action against any one brick kiln owner till date. People of the vicinity have several times complained that they are suffering from short of breath, liver diseases and other respiratory complexities due to black smog oozing out from the established brick kilns. From the burning of coals in kilns, emission of harmful gases like Carbon monoxide and sulfur dioxide responsible for serious rise of bronchitis and asthma in the locality, particularly among youth. The renowed social Activist of Beerwah Budgam Mr Javaid Beigh said, "Brick kilns operating across valley particularly in Beerwah are without complying with the pollution norms and necessary clearances from the authority, we will intensify our drive against all established brick kilns with an intention to save our future generation from the harmful effects of the same." Added that shocking part of the story is that Children's below age group of 12-14 are working in brick kilns and construction sites in Beewah-Budgam.

The international standard set by the International Labor Organization (ILO) Minimum age Convention, in which the act prohibits children below 14 years of age in any form of labor, prohibits employment and admission of children below this age to hazardous work in any form.

The authorities have apparently turned blind eye to all this frenzy mess going on in a large scale, though large number of kilns have been established in agricultural land, posing a great threat to the environment as a whole. . In a quest of rapid economic growth, development of modern technologies has been a key determinant role and considered key priorities to accelerate urbanization and industrialization, not forget that protection of the environment has been given the same importance as well. With increasing population, demand for bricks for construction is also increasing, thus established brick kilns deteriorate of natural resources like soil, water and air.

Although the kilns are without a doubt a health risk, many people in the concerned villages especially children's are suffering from Asthma, Jaundice and many respiratory symptoms and illnesses. The huge number of kilns in Beewah Budgam Villages is a big question to the administration to deal with. The abundant flora and fauna, natural landscape, greenery, meadows were turned obsolete due to day and night moving of Tippers and others big vehicles with bricks, on contrary, huge smog spreading in the area on daily basis. Life of residents have been made hectic and hell, several families have already migrated towards other safer places in keeping view overall scenario. The continuous movement of vehicles has made the road connecting Budgam -Beerwah into worst of its conditions.

The mushrooming of Brick kilns in Sonpah, hayatpora and Sarth Batpora is a matter of great concern and needs urgent attention to look into. The Deputy Commissioner of the Budgam Miss Syed Sehrish and other high ups are requested to take immediate steps against mushrooming of brick kilns in the concerned area without further delay. Hope steps be taken to ensure safety and security of the inhabitants residing in the concerned villages, on the other hand, strategy to be evolved to protect environment and agricultural land without beating to the bush.

Social Activist and Political Commentator from Central Kashmir Ganderbal J&K.Author Can Be Contacted on: kararhashmi5@gmail.com

Imran Khan-Now it is time to deliver

Syed Mujtaba

"With faith, discipline and selfless devotion to duty, there is nothing worthwhile that you cannot achieve."Muhammad Ali Jinnah.

The elections are over and now it is Imran Khan the 19th Prime Minister of Pakistan . Prior to the elections process there were some horrific acts of terrorism that spoiled the election process but the courage of the people that turned out to vote in the country's general elections and showed their resolve to determine their country's future.

In this first press conference after the election, Khan declared that India and Pakistan should meet for talks, "We want to improve our relations with India, if their leadership also wants it. This blame game that whatever goes wrong in Pakistan is because of India and vice versa.

In his victory speech he said that I am that Pakistani who has the most familiarity with Hindustan, I have been all over that country (for cricket). I think it will be very good for all of us if we have good and healthy relations with Hindustan. We need to have trade ties, and the more we engage in trading, the more both nations will benefit.

In his victory speech he spent some interesting words on Kashmir. Kashmir is unfortunately, the biggest core issue between India and Pakistan. The situation in Kashmir is worsening and alarming and the people of Kashmir have suffered massive human rights violations. That (rights violations) is the inevitable outcome anywhere in the world when army goes to civilian areas. The Kashmiris have suffered a lot in the last 3 decades. Furthermore Indo-Pak leadership should sit at a table and try to fix this problem. If we continue the blame-game , we will keep coming back to square one. We should attempt to resolve this once for all for the betterment and peace in Asian Sub Continent.

"If Hindustan's leadership is ready, we are ready to improve ties with India. If you take one step towards us, we will take two steps towards you. Let's take the first step at least".

Here I would like to remind the upcoming Mr Prime Minister of Pakistan, the people of Kashmir are peace loving and indo pak relations has direct effect on our lives. Mr. Khan has a way to go beyond the processes initiated by his predecessors at office. Let me remind you Khan sahib, what Pakistan had already initiated on the name of peace and cooperation with India .

Despite tense relations between Pakistan and India for a long, there has been several signals of desire on both side to improve relations. Most notably, Pakistan's army chief has on several occasions articulated an openness to evolving a modus vivendi with India. In a similar gesture, Indian defence minister has also stated that such peace overtures from Pakistan will be reciprocated well. Pakistan invited Indian military attaché to "Pakistan Day" parade. Pakistan hosted India with other Shanghai Cooperation Organization members to discuss regional terrorism. In September, Pakistan and India will participate in SCO joint counterterrorism exercises in Russia.

Caught between the current global strategic flux, india and Pakistan must incline to play a positive role in addressing their issues including Kashmir too. Rather than serving as America's cat's Paw. In the same case, thepositive signals from both the countries may create a conducive atmosphere to open doors for addressing major issues between both countries. Prolongation of tense Indo-Pakistan situation and the ever-present danger of war between two nuclear weapons states can only bring catastrophe to the region.

Both the leaderships should shun their attitude and come forward for sorting out all outstanding issues with particularly the Kashmir dispute. For the sub continent the cordial relation between India, Iran, Afghanistan, China, Bangladesh, Nepal & Pakistan are must and best relation between these countries will lead the region to overall stability, peace, development, and progress.

Syed Mujtaba (Human Rights defender) can be reached at jaan.aalam@gmail.com

If the Muslim World wants to achieve power and dignity, they should stand against Zionism

We stood firm against those who were provoked by the enemy and we thankfully succeeded, but their[govts who follow American policy in the middle east] issue was working as the enemy's mercenaries. Their issue was not a religious, tribal or denominational war. Although The enemy wanted to wage a war between Shia and Sunni, but "Praise belongs to the God Who made our enemies among the fools" [from a prayer by Imam Sajjad]. Allah the Exalted has made our enemies among the fools as the number of Sunni Muslims killed by ISIS in the region was larger than the number of Shias murdered by them! They wanted to wage a war between Sunni and Shia. However, Allah the Exalted delivered a blow to their mouth.

If the world of Islam wants to achieve dignity, it should not abandon unity, solidarity and unanimity. If the world of Islam wants to achieve power and dignity, it has to stand up against Zionism.

What should be done in the face of those who follow American policies in the region? Our language is the language of advice. Some ignorants of these governments say things against the people of Iran and the Islamic Republic which are not worthy of attention. Our goal is not to respond to their nonsense rhetorical, rather our goal is to advise. We advise. What some regional governments are doing today at the service of the U.S. puts them in a massive disadvantage. In fact, they are ruining themselves. The enemy does whatever he can. They[The U.S. govt] created these Takfiris in our region. They foolishly thought that they could wage a religious war by doing so. However, Allah the Exalted delivered a blow to their mouth because a religious war was not and will not be waged.

We stood firm against those who were provoked by the enemy and we thankfully succeeded, but their[govts who follow American policy in the middle east] issue was working as the enemy's mercenaries. Their issue was not a religious, tribal or denominational war. Although The enemy wanted to wage a war between Shia and Sunni, but "Praise belongs to the God Who made our enemies among the fools" [from a prayer by Imam Sajjad]. Allah the Exalted has made our enemies among the fools as the number of Sunni Muslims killed by ISIS in the region was larger than the number of Shias murdered by them! They wanted to wage a war between Sunni and Shia. However, Allah the Exalted delivered a blow to their mouth.

Our confrontation against takfiri forces was a confrontation against oppression and distortion of Islam. It was a fight against a savage group which knew nothing about Islamic morality and civility and about the truth of Islam. They used to burn and skin people alive and they used to take Muslim families captive. They were engulfed by all kinds of corruption including political, sexual, financial and practical corruption. They were the agents of the US and Zionism. And their cohorts and followers – wherever they are – are the agents of the U.S. and Zionism. This is a reality. We stood up against them.

If the world of Islam wants to achieve dignity, it should not abandon unity, solidarity and unanimity. If the world of Islam wants to achieve power and dignity, it has to stand up against Zionism.

Today, the issue of Palestine is at the top of the political issues of the world of Islam and the Islamic Ummah. Everyone is responsible for defending Palestine, the freedom of Palestine and towards the Palestinian nation, to fight and work for Palestine. The enemy is desperate in this regard. You should know that. When they claim that they want to declare al-Quds as the capital of the Zionist regime, this is a symptom of their desperation and incapability. Their hands are tied on the issue of Palestine. Without a doubt, by doing so, they will receive a harsher blow and the world of Islam will stand up to their face. The enemy will definitely not be able to achieve the desired result on the issue of Palestine and Palestine will be liberated. There is no doubt that Palestine will be liberated. This will happen sooner or later, but it will definitely happen and the Islamic Ummah's fight for the liberation of Palestine will bear fruit, God willing.

Imam Khamenei, Dec 6, 2017

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Vol:04 | Issue:32 | Pages:16 | 6th August 2018 to 12th August 2018 | Rs.5/-

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com; www.wilayattimes.com

Share and Stay Connected with us @

Supreme Court adjourns hearing on Article-35A

New Delhi: The Supreme Court today adjourned hearing on a batch of pleas challenging the constitutional validity of Article 35-A, which gives special rights and privileges to people of Jammu and Kashmir, saying its three-judge bench has been hearing the case and will consider whether it has to be referred to a larger bench.

A bench comprising Chief Justice Dipak Misra and Justice A M Khanwilkar said the matter has to be heard by a three-judge bench and Justice D Y Chandrachud, who is also a part of the bench, was not present.

The apex court has listed the matter for hearing in the week commencing August 27.CJI Misra observed that the apex court has to consider whether Article 35-A goes against the basic structure of the Constitution.Article 35-A, which was incorporated in the Constitution by a 1954 Presidential Order, accords special rights and privileges to the citizens of Jammu and Kashmir and denies property rights to a woman who marries a person from outside the state.

The provision, which leads to such women from the state forfeiting their rights over property, also applies to their heirs.

"Once you have challenged the constitutional validity of Article 35-A, it has to go before a Constitution bench. A three-judge bench will determine it. A three-judge bench has been dealing with it," the CJI said.

"A three-judge bench will consider whether it has to go before a Constitution bench."

The Jammu and Kashmir government had on August 3 moved the apex court seeking adjournment of today's hearing on petitions challenging the validity of Article 35-A, citing the upcoming local body elections.

During the hearing today, the counsel appearing for the petitioners challenging the validity of Article 35-A opposed the move by the state government seeking adjournment of the matter.

Several interlocutory petitions have been filed in support of Article 35-A by various individuals and civil society groups seeking continuance of the special status to Jammu and Kashmir.

Four petitions demanding scrapping of the provision have been moved before the Supreme Court. The main petition was filed by a Delhi-based NGO "We the Citizens". Later, three petitions filed by West Pakistan Refugees Action Committee, Dr Charu Wali Khanna, and Kali Dass were clubbed together.

Unity against planned attack on article 35-A, JK's identity an eye opener for Delhi: JRL

Srinagar: Joint Resistance Leadership comprising Syed Ali Geelani, Mirwaiz Umar Farooq and Mohammad Yasin Malik said that as the hearing of the case regarding the hereditary state subject law of J&K has been simply deferred from today till last week of August by the Indian Supreme Court, when the Amarnathji Yatra ends, the protest programs against tinkering with the law will continue as leadership deliberates upon it.JRL said that deferment of the case by a few weeks is an indication about the intentions of the court which entertained these mischievous petitions backed by the RSS, as part of RSS's well-known agenda on J&K. JRL said that a strict vigil will be maintained on the situation as they will continue to devise and follow a collective strategy in consultation with all segments of society including trader's lawyer's civil society members, transporters and others.JRL lauded the entire people of J&K from all regions and religions for their unity and exemplary courage in defending this law which is fundamental to our existence as a nation.

Joint shia sunni protest held at Zadibal

Srinagar:Protest march over Article 35 row was held at Zadibal,Alamagari Bazaar Srinagar under the banner of "Ikhwan Ul Muntazireen Fi Qiyadat Imami Zamanina (AJ)"in collabration with Shar e Khaas traders and Manufacturing Coordination Committee in which scores of protestor attended the peaceful march.While speaking over the march Chief of Ikhwan ul Muntazireen Aga Syed Mujahid Hussain Almosavi said that people of Jammu and Kashmi will defend their rights to save the identity of state. He stressed for unity and steadfastness against any attempt of changing demography of J&K.